# مطبوعات

**تاریخ افکار و سیاسیاتِ اسلامی** تالیف جناب عبدالوحید خاں صاحب بی اے ایل ایل بی ضخامت ۶ سو صفحات۔ قیمت فی جلد ۵ روپے۔ ملنے کا پتہ: ۹ع لاٹوش روڈ لکھنؤ۔

اس کتاب میں اسلام کے معیار کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کی گذشتہ تاریخ کا محاسبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ دکھایا گیا ہے کہ اس معیار کے لحاظ سے پچھلی تیرہ صدیوں میں ہمارا کارنامہ کس حد تک اور کن کن پہلوؤں سے کوتاہ رہا ہے، کوتاہی کے اسباب کیا رہے ہیں، کہاں کہاں سے کس کس شکل میں خرابیاں آئیں اور ان کے اثرات کیا ہوئے، اصلاح کے لیے مختلف ادوار میں کیا کوششیں کی گئیں، اور آئندہ احیاء ملت کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

جہاں تک نفس موضوع اور اس کے مقصد اور اس کی ضرورت کا تعلق ہے، کسی صحیح الفکر مسلمان کے لیے اس سے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ ایک کڑوا گھونٹ ہے لیکن اسے حلق سے اتارنا ہی پڑے گا اگر ہمیں تجدید و احیاء دین کی راہ میں واقعی کوئی قدم اُٹھانا ہے۔ ظاہر ہے کہ پچھلے زمانہ کے مسلمان اہل سیاست، اہلِ عسکر، اہلِ دولت، اہل علم، اہل فکر و اہل قلم، اہل سجادہ و خانقاہ اور عوام جو کچھ کرتے رہے ہیں وہ سب کا سب سراسر حق اور عین مطابق اسلام تو نہ تھا، غلطیاں اور کوتاہیاں بہرحال انھوں نے کیں، ان کے ہر طبقے نے کیں، نہ کی ہوتیں تو آج مسلمان اس حال کو پہنچتے ہی کیوں۔ پھر اگر ہم اُن کی چھوڑی ہوئی میراث میں سے صحیح اور غلط، اچھے اور برے، مفید اور نقصان دہ عناصر کو الگ نہ کریں، اور اسلاف پرستی کے غلط جذبہ سے پاک ہو کر گذشتہ نسلوں کی اچھی چیزوں کی قدر کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ان کی غلطیوں کو سمجھنے اور ان سے بچنے اور ان کے برے اثرات کو دور کرنے کی بھی کوشش نہ کریں، تو آخر اصلاح کیونکر ہو اور نصب العین

کی طرف قدم کیسے بڑھے۔ اسلاف پرستی کی نظر سے تاریخ کو دیکھنے اور سراہنے اور اگلوں کی چھوڑی ہوئی پوری میراث کو عقیدت کے ساتھ سر پر اٹھا لینے کا نتیجہ آخر اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ پہلے سے ہوتا آیا ہے وہی آئندہ بھی ہوتا رہے اور تاریخ جس راستہ پر چلتی ہمیں موجودہ انحطاط کے مقام تک ہیں لائی ہے اسی پر ہم آگے مزید انحطاط کی طرف بڑھتے چلے جائیں؟ پس جہاں تک نفس تنقید کا تعلق ہے اس معاملہ میں مؤلف کا اقدام بجائے خود قابل قدر ہے، اور وہ لوگ جو اس اقدام کو "لعن اخرھذہ الامۃ اولھا" کا مصداق قرار دے کر مولف کو اس بات پر مطعون کر رہے ہیں کہ اس نے سرے سے اگلوں پر تنقید کی جرأت ہی کیوں کی، ان کو ہم ہرگز حق بجانب نہیں سمجھتے۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ مولف نے جو کام اپنے سر لیا ہے اس کے لیے اُس سے بہت زیادہ علم و واقفیت اور حزم و احتیاط کی ضرورت تھی جس کا اظہار ان کی کتاب سے ہو رہا ہے۔ انھوں نے حقائق دین کے بیان میں اکثر جذباتی اور جوشیلی شاعرانہ زبان استعمال کی ہے جو ان مضامین کو بیان کرنے کے لیے موزوں نہیں ہے۔ تاریخی حیثیت سے ان کا بیان متعدد مقامات پر غیر صحیح ہے، اور بحیثیت مجموعی اچھا خاصا مبالغہ آمیز ہے۔ ایک عام ناظر ان کی کتاب کو پڑھتے ہوئے اس غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے کہ پچھلی صدیوں میں چند گنتی کے افراد کو مستثنیٰ کر کے ساری امت گمراہ رہی ہے۔ سب سے زیادہ جو چیز نگاہ میں کھٹکتی ہے وہ کتاب کا وہ حصہ ہے جس میں تفسیر، حدیث اور فقہ پر بحث کی گئی ہے۔ ان موضوعات پر اول تو براہ راست معلومات حاصل کرنے کے ذرائع مؤلف کو حاصل نہ تھے، اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان پر قلم نہ اٹھاتے لیکن اس پر مزید بدقسمتی یہ ہے کہ انھوں نے حصول معلومات کے لیے جن ذرائع پر اعتماد کیا وہ سب سے کم قابلِ اعتماد ہو سکتے تھے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ حصہ لکھ کر مؤلف نے خود اپنے آپ کو بھی ان غلط کاروں میں شامل کر دیا جن پر نکتہ چینی کرنے کے لیے انھوں نے قلم اٹھایا تھا۔

ان کمزوریوں کے باوجود یہ کہنا ظلم ہوگا کہ ساری کتاب غلط ہے یا اس مقصد کے لیے مفید نہیں ہے جس کے لیے مؤلف نے اسے لکھا ہے۔ اگر کوئی شخص خذ ما صفا ودع ما کدر کے اصول کو ملحوظ رکھ کر اس کا مطالعہ کرے تو اس سے بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

**اسلامی پارٹی کا آئین** | تالیف عزیز ہندی صاحب۔ ضخامت ۴۰ صفحات۔ قیمت ۸/۔ مکتبۂ زر افشاں، لاہور۔

جناب عزیز ہندی نے "خلافتِ الٰہیہ" کے قیام کو بطور ایک نصب العین کے سامنے رکھ کر اس کی طرف پیش قدمی کے لیے دو بڑے مرحلے تجویز کیے ہیں۔ ایک مرحلہ وہ جس میں اس مقصد کے لیے جد وجہد کی جائے۔ دوسرا مرحلہ وہ جس میں مقصد کو پہنچ کر عملاً نظام خلافت قائم کرنے کا سوال درپیش ہو۔ زیر بحث کتاب میں انھوں نے صرف پہلے مرحلہ سے بحث کی ہے اور اس میں وہ ایک آئین پیش کرتے ہیں جس کے متعلق ان کا دعویٰ یہ ہے کہ قیام خلافت کی جد وجہد کے لیے اگر کوئی اسلامی پارٹی بن سکتی ہے تو وہ صرف اسی آئین پر بن سکتی ہے۔ رہا دوسرا مرحلہ تو اگرچہ انھوں نے اس کو اپنی ایک دوسری کتاب کے لیے اُٹھا رکھا ہے، تاہم یہ خبر اطمینان بخش ہے کہ اس "دَورِ اخریٰ" کے لیے بھی وہ ایک دستور العمل مرتب فرمائیں گے۔ سردست جو آئین انھوں نے جد وجہد کرنے والی پارٹی کے لیے مرتب کیا ہے اس کو وہ اپنے مذکورۂ بالا دعوے کے باوجود، غالباً ازراہِ انکسار، ابھی صرف مسودہ کی حیثیت میں "ملتِ اسلامیہ کے افراد اور جماعات" کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس پر جو "تنقیدات اور جرح وتعدیل" ہوں گی ان کی روشنی میں وہ اسے دوبارہ مکمل کریں گے۔ پھر اگر کوئی جماعت اس آئین کو اپنا آئین نہ بنائے گی تو وہ خود اس پر ایک جماعت بنائیں گے۔

اس آئین کو ہم نے اشاعت سے پہلے بھی دیکھا تھا اور اشاعت کے بعد پھر دیکھا۔ جہاں تک مقصد کا تعلق ہے اس کا مقصد عین ہمارا مقصد ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی آئینی تفصیلات اور

اصولی بحثوں کا تعلق ہے وہ بڑی حد تک ژولیدگیٔ فکر، ژولیدگیٔ بیان، اور غیر عملی تخیل سے لبریز ہیں اور اکثر مقامات پر ان میں علمِ دین سے ناواقفیت کے نشانات بھی پائے جاتے ہیں۔ ہمیں امید نہیں کہ یہ کتاب مسلمانوں کے صاحبِ فکر طبقوں کو کبھی متاثر کر سکے گی۔ اگرچہ عزیز صاحب کی قربانیاں ناقابلِ انکار ہیں اور ان کی دماغی صلاحیتیں بھی ایک حد تک قابلِ قدر ہیں، مگر افسوس ہے کہ انھوں نے اپنا اندازہ کرنے میں بہت مبالغہ سے کام لیا ہے اور اسی لیے وہ اپنے وقت اور اپنی قوتوں کو بیشتر ایسے کاموں میں صرف کرتے ہیں جو ان کی سطح سے بہت اونچے ہیں۔ "قلب و نظر کا جو انشراح" ان کو حاصل ہوا ہے اس میں صرف ایک چیز کی کمی نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ اللہ انھیں "معرفتِ نفس" کی دولت بھی عطا فرمادے۔

---

**دینِ اسلام** | از چودھری افضل حق مرحوم)۔ ناشران: تاج کمپنی۔ لاہور۔ قیمت درج نہیں۔

اس کتاب کو خدا کے مقدس دین کا "سراپا" کہنا چاہیے۔ اس میں اسلام کے ایک ایک عضو پر نظر ڈالی گئی ہے اور بنیادی عبادات کے آئینے میں قرآن کی پوری تعلیمات کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے خصوصاً نماز، روزہ، حج، اور زکوٰۃ کو ہماری حیاتِ اجتماعیہ سے جو تعلق ہے، اسے جا بجا واضح کیا گیا ہے۔

دین کے ٹھوس حقائق کو "افسانوی ادب" کے لباس میں پیش کرنا چودھری صاحب مرحوم کا خاص حصہ ہے اور آپ کی دوسری تصانیف کی طرح یہ کتاب بھی اس دعوے پر ایک بولتی چالتی دلیل ہے۔ لیکن یہ ادب، ادیب کو لکھتے وقت اور قاری کو پڑھتے وقت کبھی کبھی ایک ایسی فضا میں پہنچا دیتا ہے جہاں رنگینیٔ افکار، حقائق سے زیادہ اہمیت اختیار کر لیتی ہے۔ اس لیے یہ کہنا پڑتا ہے کہ قرآن کی تعلیمات کو پیش کرنے کے لیے قرآنی زبان سے ملتی جلتی زبان ہی موزوں ہے۔

قارئین کے لیے یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ آج کل سرمایہ دار اور متوسط طبقہ کو ہر جرم کا مجرم

سمجھنے اور اس کے برعکس مزدور اور دہقان کو فرشتہ قرار دینے کا جو جنون کار فرما ہے، اس کی چیرہ دستیوں سے کتاب "دین اسلام" بھی بالکلیہ محفوظ نہیں ہے۔

**آسان حدیث یا انمول موتی** | مرتبہ مولوی محمد شعیب صاحب، رکن مجلس العلماء، بھوپال۔ قیمت فی قسط ۱؍۔ ملنے کا پتہ:۔ حاجی محمد خاں صاحب سوداگر۔ ابراہیم پورہ۔ بھوپال۔

یہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک سلسلہ ہے جن میں عام مسلمانوں کے لیے سلیس اردو زبان میں احادیث نبوی کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ہر رسالہ میں ایک خاص نوعیت کی چند احادیث اور ان کے ساتھ ایک توضیحی مقدمہ (جو بعد ختم خواجگان "مجلس العلماء" کے سامنے پڑھا جا چکا ہے) درج ہے۔ دین کے اصل سرچشمے سے مسلمانوں کی دوری، بے نیازی کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ فرامین رسالت کو اردو زبان میں شائع کر کے اس دوری کو کم کرنے کی سعی کرنا ایک مبارک سعی ہے اور مولوی محمد شعیب صاحب شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے عوام تک حدیث کا علم پہنچانے کے لیے ایک مناسب قدم اٹھایا ہے۔

**پیارے نبی کی اچھی اچھی باتیں** | مرتبہ مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء۔ بھوپال۔ قیمت فی قسط (کاغذ قسم اول) ۱؍ (کاغذ قسم دوم) ۱/۲

یہ بھی ترجمۂ احادیث کا ایک مفید سلسلہ ہے جو خاص طور پر بچوں کے لیے مرتب کیا جا رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس کا انتساب کسی "شہزادے" کی تقریب سالگرہ سے نہ کیا جاتا۔

**سلسلہ اشاعت حدیث شریف** | مرتبہ مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء۔ بھوپال۔ قیمت فی رسالہ -؍

ترجمۂ احادیث کے اس سلسلے میں نماز کے ساتھ تعلق رکھنے والی احادیث جمع کی گئی ہیں، جن کے مطالعے سے عام مسلمان نماز جیسے اہم ترین رکن اسلام کے متعلق چھوٹے بڑے مختلف مسائل کو خود سمجھ سکتے ہیں۔

**تسہیل الترتیل** از الیاس برنی صاحب۔ ایم۔ اے، ایل، ایل، بی۔ قیمت عہ ر۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ ابراہیمیہ۔ حیدر آباد (دکن)

۱۹۲ صفحات کی اس مختصر سی کتاب میں نہایت قابلیت کے ساتھ ترتیل کے پورے قواعد کو سمیٹا گیا ہے۔ پھر ہر قاعدے کی توضیح اور اس کا استعمال سمجھانے کے لیے قرآن کریم کی آیات و کلمات کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ ابواب و فصول کی تقسیم اور عنوانوں کی ترتیب، مولف کے ماہر فن ہونے پر شاہد ہے۔ موصوف نے کتاب کی تیاری سے پہلے فن قرأت و تجوید کی جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان کی ایک فہرست دی ہے، تاکہ جو لوگ اس فن کا وسیع مطالعہ کرنا چاہیں انھیں آسانی ہو۔ مسلمانوں میں "قرآن پڑھنا" تو لبفضلہ تعالیٰ کسی قدر باقی ہے، البتہ صحت کے ساتھ پڑھنا صرف خواص تک محدود ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اُردو زبان میں ترتیل کے متعلق کوئی آسان کتاب موجود نہیں تھی۔ بحمداللہ تسہیل الترتیل نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اب یہ قرآن کے شیدائیوں کا کام ہے کہ وہ اس کی قدر کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ خاص بات یہ ہے کہ پیش نظر (دوسرے) ایڈیشن کے جتنے نسخے قیمتاً دیے جائیں گے، اُن سے فراہم ہونے والی رقم اہل مدینہ کی امداد میں صرف ہوگی۔ کاغذ، کتابت، طباعت اور سرورق قابل تعریف ہیں۔

**مسلمان بچوں کی پہلی کتاب** از مقبول احمد سیوہاروی۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ اسلامی کتاب گھر سیوہارہ۔ ضلع بجنور (یو، پی)

مسلمانوں کو "نہ کافر نہ غازی" کی موجودہ حالت سے نکلنے کے لیے جہاں دوسرے متعدد ذرائع سے کام لینا ہے وہاں ایک نئے نظام تعلیم کی بھی شدید ضرورت ہے ـــــ ایک ایسا نظام تعلیم جو دین اور دنیا کے درمیان دیوار بن کر کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ ہماری نوخیز نسل کو اس طرح تیار کر سکے کہ وہ دنیا کے پیچیدہ مسائل کی گرہوں کو دین کے ناخن سے کھول سکیں۔ نئے نظام تعلیم کی تشکیل کا صحیح

طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے ایک خدا پرستانہ نظریۂ تعلیم پیدا کیا جائے پھر اس کی مدد سے اپنی ضروریات کے مطابق مخصوص نوعیت کے اصولِ تعلیم اور طریقہ ہائے تعلیم وضع کیے جائیں۔ سب سے آخر میں نصاب تیار کیا جائے۔ لیکن حالات کا شدید تقاضا سوچنے کی مہلت نہیں دے رہا ہے، اور لوگ مجبور ہیں کہ فوراً ہی نصاب کی طرف توجہ کریں۔

مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے تدوینِ نصاب کی متعدد کوششیں ہو چکی ہیں۔ یہ مختصر سی کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس میں بچوں کے نفسیات کو مدنظر رکھ کر تفہیم مطالب کے لیے ایک جدید اندازِ بیان اور دلچسپ عبارت سے کام لیا گیا ہے۔ یہ اصلاح نصاب کی خارجی ہیئت سے تعلق رکھتی ہے۔ رہی داخلی اصلاح، سو اس کی طرف مصنف نے کوئی توجہ نہیں کی۔ داخلی اصلاح سے ہماری مراد یہ ہے کہ دینیات کو دوسرے "دنیوی" مضامین سے علیحدہ جو حیثیت دی گئی ہے، اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ دینیات کو تو پورے نصاب کی رگوں میں خون بن کر دوڑنا چاہیے۔ لیکن پیشِ نظر کتاب میں اسے نظامِ تمدن سے اتنا بے تعلق بنا کر پیش کیا گیا ہے گویا "دین" خدا اور بندے کے درمیان پوجا پاٹ کا ایک پرائیویٹ معاملہ ہے۔

ان اہم ترین نکات کو نظر انداز کر دینے کے بعد کتاب کے حسب ذیل مضامین دل کو بہت اپیل کرتے ہیں: (۱) خدا کی پہچان۔ (۲) سمجھو۔ (۳) پھر سمجھو۔ (۴) اے خدا تو نے ہی سب کچھ بنایا ہے۔ (۵) مسجد۔ (۶) اذان۔ (۷) وضو۔ (۸) ہم مسلمان ہیں۔ لیکن مضمون "ہمارے محمدؐ" پر پہنچ کر قاری پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ کیا اعتقادی زہر بچوں کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔ مثلاً

فرش بچھا ہے آپ کی خاطر — عرش سجا ہے آپ کی خاطر
- - - - - - - - - — میرے محمدؐ میرے سہارے!
دائیں بائیں، آگے پیچھے — آپ ہی رہنا ساتھ ہمارے

- - - - - - - - - - - -

اب تو بلا لو اپنے دوارے

شاعرانہ خیال آرائیوں کی یہ خوراکیں بچے کے دل و دماغ کو ہمیشہ کے لیے مسموم کر دیں گی! آگے چل کر تو اور بھی غضب ڈھایا گیا ہے۔ یعنی بچے کو نماز سے یوں متعارف کرایا جا رہا ہے کہ یہ "سپاہی" بنانے کا پروگرام ہے۔ اس مادی نظریے کے نیچے دبی ہوئی "تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ" کی حقیقت کراہ رہی ہے، لیکن اسے گوش شنوا نصیب نہیں ہوتا۔

کاغذ، کتابت، طباعت، سرورق اور ترتیب مضامین پسندیدہ ہے۔

**بولتا قاعدہ** | شیخ چاند محمد صاحب۔ بی، اے۔ قیمت حصۂ اول ۱/۰، حصہ دوم ۱/۰۔ ملنے کا پتہ:۔ منشی بک اسٹال، ٹانگہ روڈ، راجکوٹ۔ یا۔ دفتر "منادی"، دہلی۔

اس نو ایجاد قاعدے میں حروف تہجی اور ان کے جوڑ سکھانے کے لیے خلافِ توقع کوئی بالکل نیا طریقہ تو اختیار نہیں کیا گیا، البتہ مروجہ طریقے کو کسی قدر بہتر انداز میں پیش کیا گیا ہے اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ بچے بہت کم وقت میں چھوٹے موٹے جملے پڑھنے اور بولنے کے قابل ہو جائیں۔ دیباچہ میں اساتذہ صاحبان کے لیے اس قاعدے کا طریقِ استعمال مختصراً درج کر دیا گیا ہے۔ یہ سمجھ میں نہ آسکا کہ اس کا نام "بولتا قاعدہ" کس مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ ہمیں تو اس کے اندر صفتِ نطق کہیں نظر نہ آئی۔

**قدسی** | از نفیس خلیلی صاحب۔ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ تاج کمپنی۔ لاہور۔

جناب نفیس خلیلی صاحب ایک معروف شاعر ہیں۔ آپ کے شہباز شاعری نے پرواز کے لیے "سیرت النبی" جیسی پاکیزہ فضا پسند کی ہے۔ موصوف تین حصوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کو پیش کر دینا چاہتے ہیں۔ جن میں سے پہلا حصہ "قدسی" کے عنوان سے پیشِ نظر ہے، جس میں آنحضور

کے بچپن کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ انتساب اور تمہید کو چھوڑ کر باقی کتاب حسب ذیل چھ حصوں میں منقسم ہے :- (۱) حق گوئی و بے باکی۔ (۲) پیدائش۔ (۳) آٹھ برس کی عمر میں۔ (۴) بارہ برس تک۔ (۵) سفر شام۔ (۶) بحیرا راہب۔

آنحضورؐ کی سیرت مطہرہ بلباس شعر میں اثر انگیز اور جوش افزا تو ضرور ہو گئی ہے، لیکن بعض ایسے مقامات سامنے آتے ہیں جہاں شاعر "شعر" ہونے کے باوجود اپنے خیالات کی کماحقہٗ عکاسی پر قادر نظر نہیں آتا، اور اس کوشش میں اشعار "شعریت" سے محروم ہو ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ شکایت بھی بے جا نہ ہوگی کہ کہیں کہیں ہلکی پھلکی "شاعری" بھی کی گئی ہے۔

رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے سوانح نگار یا سیرت نگار کو قلم اُٹھانے سے پہلے جتنی تحقیق کرنی چاہیے کتاب اتنی تحقیق کی گواہی نہیں دیتی۔ امید ہے کہ آئندہ حصص میں اس کوتاہی کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ زبان ایسی ہے کہ بچے اور عورتیں بھی استفادہ کر سکیں، کتابت، کاغذ اور سرورق موجودہ حالات کے لحاظ سے کافی اطمینان بخش ہیں۔

# اعلان

ہماری زیر طبع مطبوعات میں سے مندرجہ ذیل کتب چھپ کر آگئی ہیں، جن حضرات کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں :-

رسالہ دینیات (عہ)۔ سلامتی کا راستہ (۵/)۔ اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے (۵/)۔ اسلام کا نظریہ سیاسی (۵/)۔ انسان کا معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل (۵/)۔ اسلام اور جاہلیت (۵/)۔ نیا نظام تعلیم (۵/)۔